نعمتین کرکے خدا انکو بجا دیتا ہے بیچین

دست و پا اور انکی انگشتین وہ جو چوبیس ہین — متفق بر قتل عاشق جان لو چوبیس ہین

ان کنولکی پنکھڑیان کر فرض جو چوبیس ہین — مہر وہ دو نو شعاع مہر وہ چوبیس ہین

ہون رسیدہ پشت وہ تو حالدل جز ہو بیان — تختہ ہائے کاغذ یکدستہ گو چوبیس ہین

بارا امامون کا ہو تولہ بارا ہین سونیکے بان — تنگ بمیزان تصور تولیو چوبیس ہین

برج بارا ہین فلک کے برزبین بارا امام — رونق ارض و سما گنکر کہو چوبیس ہین

عرش و کرسی ہفت چرخ اور ہفت دوزخ ہشت خلد — کیا خدا نے یہہ بنائی دو ستو چوبیس ہین

عشرۂ ماہ محرم چاردہ معصوم کو — تنگ ملا کر بے تامل بول دو چوبیس ہین

ساتھہ در یافت اقلیم و عناصر شش جہت — چھے سے دیکر ضرب چارون کو کہو چوبیس ہین

سال کے بارہ مہینے اور یہہ بارا ہلال — ہین بعینہٖ ایک یون گنتے کو تو چوبیس ہین

انکے چھکے دیکھہ بارہ بات ہے پر وین کا دل — بارہ بارہ سلکے در دو کر کہو چوبیس ہین

ساز اور طنبور راگ اور راگنی سُر اور گرام — جا بارہ کے یہہ آرتا لیس دو چوبیس ہین

چشم و لب ناخن ہین ہمدم نرگس و گل بدر جبین
دلمین اپنے تنگ شمار انکا کرو چوبیس ہین

مثال آینہ صورت نظر آتی ہے گالون مین — عجب تصویر دیکھا مین انھے جب جالون مین

ہوا اپنی جگہ خجلت کشیدہ عنبر سارا — عجب خوشبو کا اُسنے تیل ڈالا اپنے بالون مین

نظر آتے ہین یون لختِ دل اُس اشک مسلسل مین — پرو ئے جسطرح یاقوت ہون موتیکے مالون مین

اکثر اور ایسے اپنی بھولکر بس سر ہی دھنتے ہین — نکالا زلف کا اُسکا مین جب زنجیر کو رکالون مین

وصل کی شب وہ کچھہ آتے ہی بگڑ جاتے ہین — لب بھی ہیان ہلنے نہین یا نے کہ اکثر جاتے ہین

۱۵۱

لیکے دل جبکو جو غمزہ تیرے اڑ جاتے ہین — شہر کے شہر تعدی سے اوجڑ جاتے ہین

شمع و پروانہ کی ہے دشمن جان گردش چرخ — صبح کے ہوتے ہی دونو بھی بچھڑ جاتے ہین

فلون کو نظر آتی ہے کہان صورتِ یار — انکے آئینہ دل رنگ پکڑ جاتے ہین

یار کی جیب یہ انو تھی ہے زراہ تقلید — گرچہ طاؤس چمن بن کے اکثر جاتے ہین

جب وہ کرتے ہین سخن کچھہ متبسم ہو کر — پھول سے اُس لبِ خندان سے جھڑ جاتے ہین

بر مین آجائے میرے وہ گلِ خوبی تو ابھی — بیخ و بن سے شجر غم سب اوکھڑ جاتے ہین

یار تجھہ تک تو رسائی نہین ہوتی ہے پر — آستانہ پہ جبین اپنی رگڑ جاتے ہین

اس روش آہ دم سرد نہ بھر بلبلِ باغ — گل و غنچہ سبھی یکبار سکڑ جاتے ہین

کچھہ سہ ہرتی ہی نہین روبرو گرچہ اُسکے — دلمین منصوبہ ہم اپنے کئی گھڑ جاتے ہین

طرفی دہ بچیر وہ مست کی دیکھا کرے اپنی — بیتری پاے دل دیوانہ مین جڑ جاتے ہین

وصل کی رات مہک جاتی جو ہے نکہت زلف — دلکو زیر سے وہ اور اکثر جاتے ہین

آکے صورت جو دکھا جاے وہ ہمدم تو ابھی
کار موہوم میری شکل پگڑ جاتی ہین

نہ بیٹھا آکے کبھو گلعذار پہلو مین — ہمارا دل ہے ہمین مثل خار پہلو مین

مین چاہتا ہون میرے یون ہو یار پہلو مین — کہ جیسے شیشہ رہین بادہ خوار پہلو مین

جو دسترس ہو تو مین اُسکو تار تار کرون — حایل اُسکے ہے گل کا جو ہار پہلو مین

وہ عاشقون کے ہین دل بھر رفع چشم بد — نہ ہیکل اُسکی ہے تعویذ وار پہلو مین

دیوانہ اُسکی جو مین زلف عنبرین کا ہون — وہ لیگئی ہین میرے دلکو یار پہلو مین

وہ کیا بچھاے بچھونے یہ سیج پھولون کی — کہ برگہاے گل اُسکو ہون خار پہلو مین

وہ اُٹھ چلا میری آغوش سے جواے ہمدم
تو دل ہوا میرا بے اختیار پہلو مین

وہ چشم مست دیدہ ساغر سے کم نہین — کیفیت اُسکی بادۂ احمر سے کم نہین

لاگے جگر مین جسکے ہوئی اُسکے جی کے پار — اُسکی نگاہ تیز یہ خنجر سے کم نہین

برپا ہر ایک گام پہ ہوتا ہے زلزلہ — رفتار اُسکی فتنۂ محشر سے کم نہین

سینہ جلا ہے گرمی سے ترجیب ہے تو کیا — اوپر سے کم خلش ہے یہ اندر سے کم نہیں

نو خط کے خشک غم مین رگین تن سے ہین لہو — اب جسم ناتوان میرا مسطر سے کم نہین

مکھڑی پہ تیرے عرق کے اختر سے ہین زیادہ — رخسار یار بھی مہ انور سے کم نہین

دیدار یار جو تجھے حاصل ہے آینہ — طالع تیرے تو بخت سکندر سے کم نہین

پہنچے ہے عرش نالہ میرا دم مین عوش کو — پر اُسکے جبرئیل کے شہپر سے کم نہین

تسخیر کیون ہو دل غناق ای پری تیری نگہ تو سحر فسونگر سے کم نہین

۱۵۲

ہمدم گھر اُسکا چھوڑ کے کیا جاؤن سوے باغ
اُس گل کا قد بھی سرو صنوبر سے کم نہین

لوگون کو عاشقون سے محبت ذرا نہین — ان بیمروتون کو مروت ذرا نہین

شاکر سدا ہین اپنے ہی خوبی بخت کے — ہمکو کسو سے شکر و شکایت ذرا نہین

اب کب کہ امتحان ہوا ہمکو بارہا — ہم پر تمہاری چشم عنایت ذرا نہین

ہے دم زدن کی کسکو مجال اُسکے روبرو — اب بات مین تو حرف و حکایت ذرا نہین

خوشقامتون کی طرح سے طناز تو ہے پر — سرو چمن کے قد مین نزاکت ذرا نہین

عاشق تو کب تم اپنے خدا کے نہین تو — کہتے ہین ہم سو اسمین تفاوت ذرا نہین

نقش نگین کی طرح مین ہون زندہ نام کو — ورنہ جگہ سے ہلنے کی طاقت ذرا نہین

خورشید و مہ بھی چرخ مین رہتے ہین روز و شب — محنت کدہ مین دہر کے راحت ذرا نہین

اسکا دہان تنگ غضب ہے سخن طراز — غنچہ کو گفتگو کی لیاقت ذرا نہین

ہم جون یہ تنگ خلق ہوے کیون نہ بہر سوختن — اُس شمعرو کی اسمین شرارت ذرا نہین

کہتے ہین سب کہ اُسنے اوڑایا تیرا خرام — یہ کبک مین یہہ چال کی چلگت ذرا نہین

ہمدم مین دلکو باغ مین بہلاؤن کس روش
چہرہ کی اُسکے گل مین شباہت ذرا نہین

دہوی وہ دست حنائی کو اگر پانی مین — رگ یاقوت سے موج آئے نظر پانی مین

کیون نہ غواص کو ہو جان کا ڈر پانی مین — موج و گرداب کی ہے تیغ و سپر پانی مین

چشم پر آب ہے بیدوجہ نہین ہے گرداب — کسی غرقاب کی دیتا ہے خبر پانی مین

قطرہ زن کیون ہے میرے دیدۂ تر کے مردم — جسطرح جیتے لڑے کوئی اُتر پانی مین

جو ہین گشتہ ازل کعبہ و بت خانہ مین بھی یہین — موج و گرداب کو رہتا ہے سفر پانی مین

پایداری نہین اس بحر جہان مین ہرگز — ای حباب اینا عبث باندہے ہے گہر پانی مین

سانپ کی طرح لگے ڈورنے جو موج یہ موج — زلف کا اُسکے پڑا عکس مگر پانی مین

فیض بر عالم بالا سے ہون جو ہین قانع — رہے نیسان کی صدف دست نگر پانی مین

دیکہہ کر اُس دُر دندان کی صفائی ہمدم